بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب المسائل

(جلدِ اول)

طہارت، نماز

[نظر ثانی واضافہ شدہ اشاعت]

مرتب:

مفتی محمد سلمان منصورپوری

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

ناشر

المرکز العلمی للنشر والتحقیق مرادآباد

تقسیم کار:

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

نام کتاب: کتاب المسائل (۱)

مرتب: مفتی محمد سلمان منصور پوری

کتابت وتزئین: محمد اسجد قاسمی مظفر نگری

صفحات: ۵۹۰

قیمت: ۳۰۰/روپیہ

اشاعتِ اول: جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق مئی ۲۰۰۸ء

نظرِ ثانی: جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ مطابق مئی ۲۰۱۳ء

ناشر: المرکز العلمی للنشر والتحقیق لال باغ مرادآباد

09412635154 - 09058602750

تقسیم کار: فرید بک ڈپو (پرائیویٹ لمیٹڈ) دہلی

011-23289786 - 23289159

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات

واجب کا حکم اور اس کی حیثیت

فقہاء احناف کے نزدیک ''واجب'' ایک خاص اصطلاح ہے جس کا اطلاق ایسے احکام پر ہوتا ہے جن کا ثبوت فرض کے مقابلے میں ایک گونہ کم تر دلائل سے ہو؛ لیکن عمل کے اعتبار سے واجب اور فرض میں زیادہ فرق نہیں ہے، جس طرح فرض پر عمل لازم ہے اسی طرح واجب پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، اور فرض وواجب ہر ایک کا تارک گنہ گار ہے، اسی لئے واجب کو ''فرض عملی'' بھی کہا جاتا ہے۔ تاہم ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نظریاتی اعتبار سے فرض کا انکار کرنے والا کافر قرار پاتا ہے جب کہ واجب کے منکر کو کافر نہیں کہتے۔ اور نماز وغیرہ اعمال میں ترکِ فرض کی تلافی کسی طرح نہیں ہوسکتی؛ لیکن ترکِ واجب کی تلافی نماز میں سجدۂ سہو سے، اور حج میں دَم سے ممکن ہے۔ (اس کے بالمقابل کسی بات کے ممنوع ہونے کا ثبوت اگر قطعی دلائل سے ہو تو اُسے حرام کہتے ہیں اور اگر قطعیت میں کچھ شبہ ہو تو اس کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے کتبِ فقہ واصول کا مطالعہ کیا جائے) **ثم إن المجتهد قد يقوى عنده الدليل الظني حتى يصير قريباً عنده من القطعي فما ثبت به يسميه فرضاً عملياً لأنه يُعامل معاملةَ الفرضِ في وجوب العمل فيسمي واجباً نظراً إلى ظنية دليله.** (شامی زکریا ۲۰۷/۱) **وفي الشرع إسم لما لزمنا بدليل فيه شبهة الخ، وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمداً وعدم إكفار جاحده والثواب بفعله ولزوم سجود السهو بنقص الصلاة بتركه سهواً، وإعادتها بتركه عمداً، وسقوط الفرض ناقصاً إن لم يسجد ولم يُعِد.** (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۳٤، شامی زکریا ۱٤٦/۲)

واجباتِ نماز

صاحبِ بدائع ملک العلماء علامہ کاسانیؒ (المتوفی ۵۸۷ھ) کے بقول نماز کے اصل واجبات کل ۶ رہیں: (۱) سورہ فاتحہ اور ضم سورۃ (۲) جہری نمازوں میں جہر اور سری نمازوں میں سر (۳) تعدیل ارکان (۴) قعدہ اولی (۵) تشہد (۶) ترتیب افعال (بدائع الصنائع ۳۹۴/۱-۴۰۰) تاہم متعلقات اور جزئی صورتوں

کے اعتبار سے یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے، بعض فقہاء نے لاکھوں لاکھ امکانی صورتوں کی طرف اشارہ کیا ہے مگر ان میں سرکھپانا محض ضیاع وقت ہے۔ **قال الشامي بحثاً: أكثرها صور عقلية كما يظهر ذلك لمن أراد ضياع وقته.** (شامي بيروت ۱٤۹/۲، زكريا ۱٦۹/۲)

اس لئے دیگر تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے ذیل میں (۲۱) اہم واجبات ترتیب وار ذکر کئے جارہے ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ میں ''اللہ اکبر'' کہنا

نماز شروع کرتے وقت خاص ''اللہ اکبر'' کے لفظ سے تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے، اور اللہ اکبر کے علاوہ کسی اور ذکر (مثلاً اللہ اعظم) سے نماز شروع کرنا مکروہِ تحریمی ہے، عیدین کی تکبیراتِ واجبہ زائدہ کا بھی یہی حکم ہے۔ **ويجب تعيين لفظ التكبير لافتتاح كل صلاة للمواظبة عليه.** (طحطاوي كراچي ۱۳۷، شامي زكريا ۱۷۸/۲، مجمع الانهر ۸۹/۱)

(۲) سورۂ فاتحہ پڑھنا

امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے فرض کی دو رکعتوں اور وتر اور سنن ونوافل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، جب کہ مقتدی کے لئے امام کی قرأت کے وقت خاموش رہنا واجب ہے؛ اس لئے کہ امام کا پڑھنا مقتدی کے پڑھنے کو بھی حکماً شامل ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: **من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة.** (نصب الراية ۱۲/۲) اور ایک جگہ آپ ﷺ نے صاف طور پر مقتدیوں کو حکم دیا: **وإذا قرأ فانصتوا.** (مسلم ۱۷٤/۱) یعنی جب امام قرآن پڑھے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور آیت تو مقتدی سب خاموش رہیں۔ اور یہ احادیث دوسری روایت: **لاصلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب.** (مسلم شريف ۱٦۹/۱، ترمذي ۷۰/۱) یعنی ''بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہی درست نہیں ہے''، کے معارض نہیں ہیں؛ اس لئے کہ معارض تو جب ہوتیں جب امام کا قرأت کرنا مقتدی کی قرأت کو حکماً شامل نہ ہوتا اور یہاں جب امام کے پڑھنے کو ہی مقتدیوں کی طرف سے پڑھنا مان لیا گیا تو مقتدی نہ پڑھنے والا کہاں

رہا؟لہٰذا لاصلاۃ لمن لم یقرأ والی روایت سے مقتدی کے لئے قرأتِ فاتحہ کے وجوب پر استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ **منها تعيين قراء ة الفاتحة فإن قراء تها واجبٌ عندنا.** (حلبی کبیر ۲۹۰) **وإنصات المقتدی فلو قرأ خلف إمامه كره تحريماً ولا تفسد في الأصح لو قرأه سهواً لأنه لا سهو على المقتدى.** (شامی زکریا ۲/۱٦٥)

(۳) سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا

سورۂ فاتحہ کے ساتھ فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا یعنی قرآنِ کریم کی کم ازکم تین آیتوں یا ایک لمبی آیت کے بقدر قرأت کرنا امام اور منفرد کے لئے واجب ہے۔ **ومنها ضم السورة أو ما يقوم مقامها من الآيات التي تعدل سورةً إليها أي إلى الفاتحة.** (حلبی کبیر ۲۹٦، شامی زکریا ۲/۲٤۹)

(۴) فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں قرأت کی تعیین

واجب ہے کہ فرض کی اول دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت ملانے کا عمل کیا جائے اگر ان دو رکعتوں کو چھوڑ کر تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی گئی تو ترکِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ **ويجب تعيين القراءة في الأوليين من الفرض لمواظبة النبي ﷺ على القراءة فيهما.** (مراقی الفلاح ۱۳۵، عالمگیری ۱/۷۱، شامی زکریا ۲/۱٥۱)

(۵) سورۂ فاتحہ کا قرأت سے پہلے پڑھنا

جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ ملانا ضروری ہے ان میں سورۂ فاتحہ کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے اگر اس کے برعکس کردیا تو سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا۔ **ويجب تقديم الفاتحة على السورة.** (عالمگیری ۱/۷۱، حلبی کبیر ۲۹٦، شامی زکریا ۲/۱٥۱، طحطاوی ۱۳۵)

(٦) سورۂ فاتحہ کا تکرار نہ کرنا

واجب ہے کہ فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ بلا فصل صرف

ایک ہی بار پڑھی جائے، اگر لگاتار دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا (ہاں اگر سورۂ فاتحہ پڑھ کر کوئی اور سورت پڑھی پھر سورۂ فاتحہ اُسی رکعت میں پڑھ لی تو حرج نہیں ہے؛ اس لئے کہ دوسری سورۂ فاتحہ قرأت کے درجہ میں سمجھی جائے گی اور اسے تکرار نہ کہیں گے) **ومنها الاقتصار فيهما أي في الركعتين الأوليين على مرةٍ واحدةٍ في كل واحدة فإنه واجب حتى لو كررها في كل ركعةٍ كره إن عمداً ووجب سجود السهو لو سهواً.** (حلبی کبیر ۲۹۰) **أما لو قرأها قبل السورة مرةً وبعدها مرةً فلا يجب كما في الخانية واختاره في المحيط والظهيرية والخلاصة.** (شامی بیروت ۱۳۵/۲، زکریا ۱۵۲/۲ عالمگیری ۷۱/۱، طحطاوی ۱۳۵)

(۷) جہری نمازوں میں جہر کرنا

جہری نمازوں جیسے فجر، جمعہ، عیدین، مغرب اور عشاء کی اول دو رکعتوں اور وتر و تراویح کی سب رکعتوں میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ **ومن أي الواجبات الجهر بالقراءة فيما يُجهر فيه بها كالفجر والجمعة والعيدين وأولي المغرب والعشاء وكالتراويح والوتر فإن الجهر بالجميع في ذٰلک واجبٌ على الإمام.**

(حلبی کبیر ۲۹۶، تاتارخانیة قدیم ۵۱۰/۱، زکریا ۱۳۲/۲ رقم: ۱۹۵٤، طحطاوی ۱۳۷)

(۸) سری نمازوں میں آہستہ قرأت

سری نمازوں جیسے ظہر اور عصر کی سب رکعتیں، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتیں اور دن کے اوقات میں (جماعت کے بغیر) پڑھی جانے والی سنن ونوافل میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے۔ **ويسر في غيرها الخ. كمتنفّل بالنهار فإنه يسر.** (الدرالمختار شامی بیروت ۲۲۲/۲، زکریا ۲۵۱/۲) **والإسرار يجب على الإمام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء.**

(شامی زکریا ۱٦۳/۲، حلبی کبیر ۲۹٦)

(۹) تعدیلِ ارکان

نماز کے افعال (قیام، رکوع، سجدہ، قعدۂ اخیرہ، قومہ اور جلسہ کی ادائیگی) میں اطمینان اور تعدیل واجب ہے، جس کی حد یہ ہے کہ ہر رکن میں اعضاء وجوارح ساکن ہوکر اپنی اپنی جگہ برقرار ہوجائیں اور یہ کیفیت کم ازکم ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنے تک باقی رہے۔ **ویجب الاطمئنان وهو التعديل في الأركان بتسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله في الصحيح.** (مراقی الفلاح) **وفي الطحطاوي: ويستقر كل عضو في محله بقدر تسبيحة كما في القهستاني هذا قول أبي حنيفة ومحمد على تخريج الكرخي.** (الطحطاوي على المراقي ١٣٥، شامي زكريا ١٥٧/٢، تاتارخانية قديم ٥١٠/١، زكريا ١٣١/٢ رقم: ١٩٤٧)

(۱۰) قومہ کرنا

رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑا ہونا جسے قومہ کہتے ہیں واجب ہے۔ **وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة.** (حلبي كبير ٢٩٤، شامي زكريا ١٥٨/٢، مجمع الانهر ٩٠/١)

(۱۱) سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک زمین پر رکھنا

سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک کا زمین پر ٹیکنا بھی واجب ہے اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنا ممنوع ہے۔ **ويجب ضم الأنف أي ما صلب منه للجبهة في السجود للمواظبة عليه ولا تجوز الصلاة بالاقتصار على الأنف في السجود على الصحيح.** (مراقي الفلاح ١٣٥، شامي زكريا ٢٠٤/٢، الجوهرة النيرة ٧٥/١)

(۱۲) ہر رکعت میں دونوں سجدے لگاتار کرنا

ہر رکعت میں دونوں سجدوں کا بلافصل ادا کرنا واجب ہے یعنی دونوں سجدوں کے درمیان نماز کا کوئی اور رکن ادا نہ کیا جائے ورنہ سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا۔ **ويجب مراعاة الترتيب**

فيما بين السجدتين وهو الاتيان بالسجدة الثانية فى كل ركعة من الفرض وغيره قبل الإنتقال لغيرها أى لغير السجدة من باقى أفعال الصلاة للمواظبة. (مراقی الفلاح ۱۳۵، شامی زکریا ۱۵۳/۲)

(۱۳) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ کرنا) واجب ہے۔ وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة. (حلبی کبیر ۲۹۴، شامی زکریا ۱۵۸/۲)

(۱۴) قعدۂ اولیٰ

تین یا چار رکعت والی فرض یا نفل نمازوں میں دو رکعت کی ادائیگی کے بعد کم از کم اتنی دیر بیٹھنا واجب ہے جس میں التحیات پڑھی جا سکتی ہو۔ ويجب القعود الأول مقدار قراءة التشهد بأسرع ما يكون بلا فرق في ذلك بين الفرائض والواجبات والنوافل استحساناً عندهما وهو ظاهر الرواية والأصح، وقال محمدؒ وزفرؒ والشافعيؒ هو فرض في النوافل وهو القياس. (طحطاوی ۱۳۶، شامی زکریا ۱۵۸/۲، بدائع ۳۹۹/۱)

(۱۵) قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا

قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا واجب ہے۔ ويجب قراءة التشهد أى في الأول وفي الجلوس الأخير أيضا للمواظبة. (مراقی الفلاح ۱۳۶، شامی ۱۵۹/۲)

(۱۶) قعدہ اولیٰ کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا

دو سے زائد رکعت والی فرض نمازوں میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھتے ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا واجب ہے، اگر بھول سے دیر کر دی اور درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ ويجب القيام إلى الركعة الثالثة من غير تراخ بعد قراءة التشهد حتى لو زاد عليه بمقدار أداء ركن ساهيا يسجد للسهو لتأخير واجب

القيام للثالثة. (مراقی الفلاح ۱۳۶)

(۱۷) افعالِ نماز میں بلا فصل ترتیب باقی رکھنا

نماز کے سب افعال کی بغیر کسی فصل کے بالترتیب ادائیگی واجب ہے؛ لہٰذا اگر مثلاً پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے اٹھتے ہوئے سیدھے کھڑے ہونے کے بجائے کوئی شخص قعدہ میں بیٹھ گیا یا لگاتار دومرتبہ رکوع یا تین مرتبہ سجدے کرلئے تو ترتیب میں خلل پڑنے کی بنا پر سجدۂ سہو لازم ہوجائے گا۔ ومنها الانتقال من الفرض الذی هو فيه إلى الفرض الذی بعده فإن ذٰلک واجب حتی لو أخلّ به كما إذا ركع ركوعين يجب عليه سجود السهو الخ، أوقعد عن النهوض إلى الثانية أو الرابعة ثم قام. (حلبی کبیر ۲۹۷)

(۱۸) لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا

لفظ السلام دو مرتبہ کہہ کر نماز کی تکمیل کرنا واجب ہے اور عام فقہاء کے نزدیک امام کے پہلی مرتبہ السلام کہتے ہی اس کی اقتداء کا حق ختم ہوجاتا ہے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ امام پہلی مرتبہ ''السلام'' کہہ چکا تھا تو اب اس کی اقتداء درست نہ ہوگی، گوکہ اس نے ابھی ''علیکم'' نہ کہا ہو۔ ولفظ السلام مرتين فالثانی واجبٌ على الأصح، برهان، دون عليكم وتنقضی قدوة بالأول قبل عليكم على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة. (درمختار مع شامی زکریا ۲/۱۶۲) قال فی التجنيس: الإمام إذا فرغ من صلاته فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل أن يقول عليكم لا يصير داخلاً فی صلاته (شامی زکریا ۲/۱۶۲)

(۱۹) وتر کی نماز میں قنوت پڑھنا

وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ ثم وجوب القنوت مبنی

علی قول الإمام. (شامی زکریا ۱۶۳/۲، مراقی الفلاح بیروت/۹۳)

(۲۰) عیدین میں تکبیراتِ زائدہ

عیدین کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں (تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں) اور ان میں سے ہر ایک تکبیر مستقل واجب ہے۔ **ویجب تکبیرات العیدین وکل تکبیرة منها واجبةٌ.** (مراقی الفلاح بیروت ۹۳، مراقی کراچی ۱۳۷، شامی زکریا ۱۶۳/۲)

(۲۱) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر

عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر واجب ہے (دیگر نمازوں میں یہ تکبیر صرف سنت ہے) **ویجب تکبیرة الرکوع فی ثانیة أی الرکعة الثانیة من العیدین تبعاً لتکبیرات الزوائد فیها لإتصالها.** (مراقی الفلاح بیروت ۹۳، مراقی کراچی ۱۳۷) **لکن تکبیر رکوع الرکعة الثانیة التحق فیهما بالزوائد لاتصاله بها حتی یجب سجود السهو بترکه ساهیا وإن کان سنة فی غیرها.** (حلبی کبیر ۲۹۷)

○❖○